تربیت اولاد کی تحریک پیدا کرنے والی کتاب

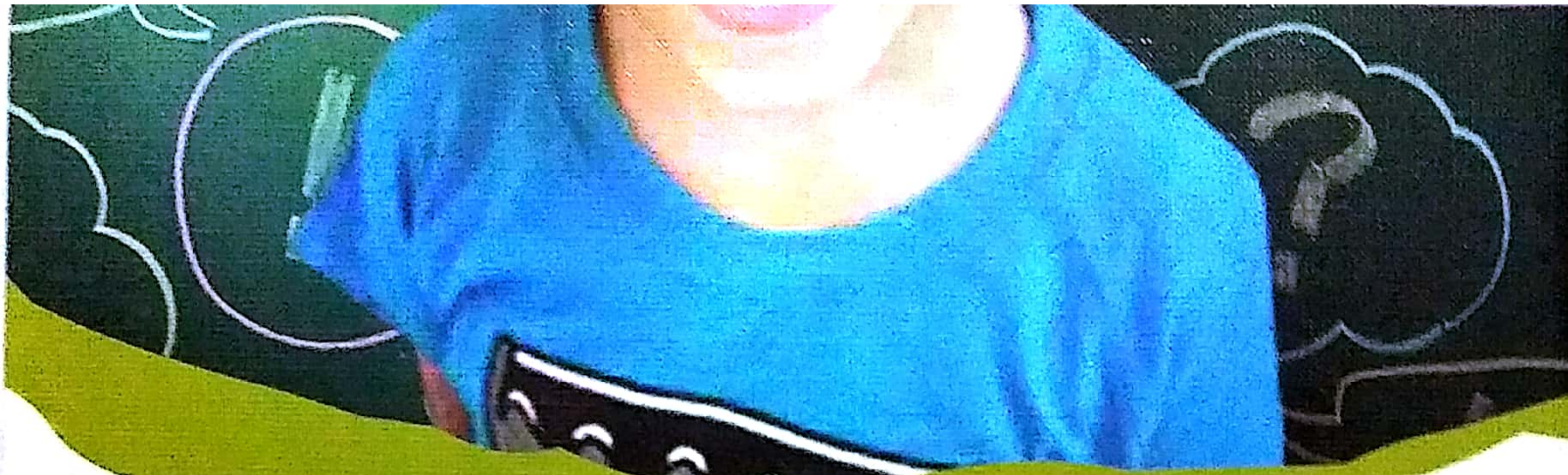

آپ کا بچہ
کامیاب ہو سکتا ہے

Scanned by CamScanner

اِنتساب

اُن محترم والدین کے نام

جو اپنے بچوں کو اخلاق و کردار

سے مُزین کرنے کے لئے کوشاں ہیں

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق آئیڈیل ڈیلز محفوظ ہیں

نام کتاب: آپ کا بچہ کامیاب ہو سکتا ہے
مصنف: قاسم علی شاہ
اشاعت اول: اپریل 2016ء
کمپوزنگ اور سرورق: محمد وسیم
تعداد: 5000
پبلشرز: بلیک کمیونیکیشن
قانونی مشیر: چوہان لاء ایسوسی ایٹس (عدنان رسول چوہان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

Scanned by CamScanner

اِظہارِ تشکر

میری ذات اور میری بات سے اگر کسی کو کوئی بھلا مل رہا ہے تو اس کی ایک بہت بڑی وجہ میرے رہبر، میرے گرو (Teacher) حضرت واصف علی واصفؒ صاحب ہیں۔ میری شخصیت میں ہر طرح کی چمک دمک ان کی تربیت کے مرہون منت ہے۔ واصف صاحبؒ کے لئے میرے پاس ہمیشہ شکر گزاری کے الفاظ اور جذبات ہوتے ہیں۔

مجھ میں کچھ کر گزرنے کا جذبہ تو بچپن سے ہی موجود تھا۔ کرنا کیا ہے اور کس طرح کرنا ہے یہ مجھے میرے استاد پروفیسر ارشد جاوید صاحب نے سکھایا۔ ارشد صاحب کی رفاقت اور شفقت ہمیشہ میرے علم میں اضافے کا سبب بنی۔ میں تہہ دل سے ارشد صاحب کا ممنون ہوں۔

تربیت کے بے شمار اصول میں نے اپنے والدین سے سیکھے۔ ان کی خدمت کر کے بھی خدمت کا جذبہ تازہ ہی رہتا ہے۔

میں اپنے تمام اساتذہ سر امجد اعوان، سر نوید مجید، سر سلطان خان، عمر الغزالی صاحب، صغیر احمد صاحب اور سر طارق سیماب کا دلی طور پر شکر گزار ہوں۔

میں بالخصوص آپا ارم کامران کا شکر گزار ہوں کہ ان کی مشاورت اس کتاب کو لکھنے کی تحریک کا باعث بنی۔

میں اپنے دوست حافظ ذوہیب صاحب کا ممنون ہوں کہ ان کی دوستی میری ہمت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

میں انتہائی محترم جناب ملک خالد یعقوب صاحب کا دلی طور پر مشکور ہوں کہ ان کے ساتھ کی وجہ سے میرا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بڑھا۔ ملک صاحب کیلئے دل سے دعائیں نکلتی رہتی ہیں اور ان سے دعاؤں کی التماس بھی جاری رہتی ہے۔

آخر میں اپنے تمام محبت کرنے والے شاگردوں کا شکریہ۔

Scanned by CamScanner

اِبتدائیہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ الہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: 'ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔' (صحیح بخاری)

ایک جگہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: 'جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال بند ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال جاری رہتے ہیں، صدقہ جاریہ، علم جس سے استفادہ کیا جائے، اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔'

واصف علی واصف ؒ فرماتے ہیں: 'ذہن پختہ ہو جائیں تو ان میں اصلاح کا امکان کم ہو جاتا ہے۔'

عربی کہاوت ہے: 'بچپن کا علم پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔'

معروف کالم نگار جاوید چوہدری کہتے ہیں: 'ہر کامیاب انسان کی کامیابی اور ناکام انسان کی ناکامی کی جڑیں اس کے بچپن میں پیوست ہوتی ہیں۔'

محترم والدین.................................السلام علیکم!

آپ کی صحت اور سلامتی کے لئے بہت سی دعائیں۔

اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس نعمت کا حقیقی احساس صرف اسے ہوتا ہے جو اس نعمت سے محروم ہو۔ ہمارے بچوں کی ناکامی کی ایک بہت بڑی وجہ والدین اور اساتذہ کا بچوں کی تربیت سے ناآشنا ہونا ہے جس کی وجہ سے بچہ نہ تو اعلیٰ گریڈ لے کر نوکری حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی زندگی کی اصل جنگ لڑ سکتا ہے۔ وہ اپنی توانائیاں صرف محلے کی جنگ

Scanned by CamScanner

(چھوٹے چھوٹے غیر ضروری مسائل) لڑتے ہوئے ضائع کرتا ہے۔ تعلیم و تربیت کا نتیجہ ان اشکال میں سامنے آنا چاہیے:

1- کامیاب انسان

2- اطاعت شعار بیٹا/بیٹی

3- سچا مسلمان (مومن)

4- محبِّ وطن پاکستانی

5- اچھا شہری وغیرہ

لیکن کیا ہمیں یہ نتائج حاصل ہو رہے ہیں؟...... یقیناً نہیں!

'برائی تب پھیلتی ہے جب اچھے لوگوں کی کمی ہو کیونکہ اندھیرا صرف روشنی کے نہ ہونے کا نام ہے۔'

قاسم علی شاہ صاحب بچوں کی راہنمائی اور شخصی تشکیل کی غرض سے یہ کتابچہ شائع کر رہے ہیں، اِس دُعا کے ساتھ کہ یہ عاجزانہ کاوش والدین اور بچوں کے لئے دین و دُنیا میں خیر و برکت کا موجب بنے!

آپ کی دُعاؤں کا طالب

قاسم علی شاہ

Scanned by CamScanner

کیا آپ چاہتے ہیں؟

کہ آپ کا بچہ کسی کا محتاج نہ ہو، وہ خود اعتماد ہو، وہ زندگی کو بوجھ نہیں بلکہ زندگی کو چیلنج سمجھتے ہوئے اس سے لطف اٹھا سکے، وہ دوسروں سے مل جل کر زندگی کی دلچسپیوں میں شریک ہو، وہ نہ صرف سکول بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں ہو سکے، آپ کا بچہ آپ کے لئے فخر کا سبب بنے۔ وہ انسانیت کی خدمت کر سکے، دنیا اُس کی تعریف کرے، وہ اپنے شعبہ میں بے تاج بادشاہ ہو، اُس کے پاس دولت، شہرت، طاقت اور آزادی، سب کچھ ہو۔

آپ یقین فرمائیے گا، خواہشات ہر والدین کی ہوتی ہیں، اُن کا بچہ ٹاٹ والی کٹیا میں آنکھ کھولے یا ایک شاندار محل میں، سب والدین یہ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں کا تارا آسمان کا تارا بن کر اُن کا اور اپنا نام روشن کرے۔ لیکن کیا سب والدین کی اولاد کے لئے یہ نیک تمنائیں پوری ہوتی ہیں یقیناً نہیں!

ہم میں سے ہر شخص پچاس، ساٹھ یا ستر سال کی عمر میں مرجاتا ہے جس کے بعد لوگ ہماری شکل اور نام تک بھول جاتے ہیں لیکن ہم میں سے جو شخص کوئی ایسا کارنامہ انجام دے دیتا ہے جس سے تاریخ کی آنکھوں میں حیرت آجاتی ہے تو اس شخص کا نام ہزاروں سال تک یاد رکھا جاتا ہے۔ آپ محمد علی جناحؒ، اقبالؒ، حکیم محمد سعید کو لے لیجئے۔ یہ کون لوگ تھے؟ آئن سٹائن، نیوٹن اور ایڈیسن اور آپ کے بچے میں کیا فرق ہے؟ یہ لوگ اپنے بچپن میں انتہائی احمق اور بے وقوف جانے جاتے تھے لیکن کس طاقت نے ان کو اتنا طاقت ور بنا دیا کہ یہ لوگ وقت کی دیواریں توڑ کر انسانی حافظے کا حصہ بن گئے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ ہیرو بنے اور ہمارے بچے زیرو؟

ہمارے پاس دوسروں کی کامیابی اور اپنی ناکامی کی صرف ایک وجہ ہوتی ہے اور وہ وجہ ہے ''قسمت''۔

Scanned by CamScanner

جب آپ صرف ایک وجہ کو حتمی مان لیتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کبھی بھی حقیقت شناس نہیں ہو پاتے۔ اور کیسے ممکن ہے "سیب اور کیلے" پر لیکچر سن کر یا اس موضوع پر کتاب پڑھ کر آپ ان کے ذائقے سے آشنا ہو جائیں۔ سیب اور کیلے پر چھ گھنٹے کا لیکچر سننے، پانچ گھنٹے بحث کرنے اور چار سو صفحوں کی کتاب پڑھنے سے بہتر ہے کہ آپ ان کو چکھ لیں۔ حقیقت کا علم خود بخود آپ کو ہو جائے گا۔ ہر چیز کی وجہ قسمت نہیں ہے صرف قسمت پر الزام لگا کر ہم غیر ذمہ داری کا رویہ اپنا لیتے ہیں۔

"99 فی صد ناکام لوگوں کی پہلی نمایاں بُری عادت غیر ذمہ داری ہے۔"

(جارج واشنگٹن کادور)

یاد رکھیں کہ دولت مند ہونا نتیجہ ہے، غریب ہونا نتیجہ ہے، صحت نتیجہ ہے، بیماری نتیجہ ہے، شہرت نتیجہ ہے، بدنامی نتیجہ ہے، کامیابی نتیجہ ہے، ناکامی نتیجہ ہے، طاقت اور کمزوری بھی نتیجہ ہے کیونکہ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہ Cause and Effect کی دنیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام میں ایک ایٹم (ذرے) کی دوسری ایٹم (ذرے) سے ملنے کی کوئی بڑی وجہ موجود ہے کیسے ممکن ہے کہ انسان کی Progress، ترقی، خوشحالی اور کامیابی کی وجوہات نہ ہوں۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو اُن اصولوں اور وجوہات کا علم ہو سکے جن کی وجہ سے کوئی بچہ بہت کامیاب انسان بن جاتا ہے اور کوئی ناکام۔ آیئے آپ کو وہ پہلا راز بتاتے ہیں جس کو جاننے کے بعد آپ دنیا کے کامیاب ترین والدین بن جائیں گے..........

Scanned by CamScanner

پہلے کس کو بدلیں؟

ہر بے بس انسان اپنی بے بسی کا اظہار گلہ کر کے کرتا ہے اور گلہ وہ تیر ہے جو کمان سے تو نکل جاتا ہے لیکن کبھی نشانے پر نہیں بیٹھتا۔ ہر گلہ کرنے والا انسان غیر ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ عمل نہیں کرتا، کوشش نہیں کرتا، محنت نہیں کرتا، صرف گلہ کرتا ہے اس لئے کچھ نہیں بدلتا۔ وہ جو کچھ کر گزرنے کی اہلیت رکھتا ہے اُس کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں کہ آپ حالات زمانہ نہیں بدل سکتے، آپ موسموں کے تغیر کو نہیں بدل سکتے آپ اپنے رنگ روپ قد کاٹھ کو نہیں بدل سکتے ہاں اگر آپ بدل سکتے ہیں تو خود کو بدل سکتے ہیں۔ خود کو بدلنے کی ذمہ داری قبول کریں۔

"اگر آپ کو درخت کا پھل بدلنا ہے تو آپ کو درخت کا بیج بدلنا ہوگا۔
اس سے بڑی حماقت کوئی نہیں کہ کوئی گندم بوئے اور امید چاول کی رکھے۔" (سقراط)

اپنے بچوں میں انقلابی تبدیلی لانے کے لئے پہلے اپنے اندر انقلاب لے کر آئیں۔ یاد رکھیں یہ آپ کے بچے ہیں یہ فصلیں آپ کی زمین پر اُگی ہیں زمین کی زرخیزی ہی فصلوں کو شاداب کر سکتی ہے۔ جب ہم بچوں کی تربیت پر والدین کو ٹریننگ دے رہے ہوتے ہیں تو والدین کے لئے سب سے حیرت کی بات یہ ہوتی ہے کہ بچوں میں خوشگوار اور مثبت تبدیلی لانے کے لئے والدین کو بہت زیادہ مثبت ذہنی رویہ اپنانا ہوتا ہے۔ انہیں خود کو تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ انہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ کتابیں جو ہمارے گھر میں بھاگتی پھر رہی ہیں شرارتیں کر رہی ہیں یہ ہم نے لکھیں ہیں۔

بچے کی قسمت، تقدیر اور مستقبل کا انحصار ان واقعات پر نہیں جو اُس کے ساتھ پیش آئے بلکہ اُس ردعمل پر ہے جو اُس نے کسی واقعہ پر ظاہر کیا اور یہ ردعمل اُس نے عموماً

Scanned by CamScanner

والدین سے ہی سیکھا ہوتا ہے۔ مثلاً یہ عمومی نفسیات ہے کہ اگر بچے کو گالی دی جائے تو وہ غصہ میں آئے گا یا جوابی طور پر گالی دے گا لیکن اگر بچپن میں یہ واقعہ اُس نے اپنے والدین کے ساتھ ہوتے دیکھا ہو اور گالی کے جواب اُس کے والدین دوسرے کو معاف کر دیں کہ یہ حقیقت کے خلاف بات ہے بھلا میں کیسے جانور کا بچہ ہو سکتا ہوں میں تو انسان کا بچہ ہوں، تو یقیناً بچہ بھی اسے واقعے کے ردعمل میں غصہ کرنے کی بجائے معاف کر دے گا۔ اس مثال سے فارمولا یہ بن جاتا ہے کہ

''زندگی میں ہونے والے واقعات + ان واقعات پر ردعمل = نتائج جو ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔''

آپ بچوں کی زندگی میں ہونے والے واقعات کو تبدیل کرنے کی بجائے ان واقعات کے ردعمل کو تبدیل کرنے کا درس دیں نتائج خود بخود بدل جائیں گے۔

تمام الزام تراشیاں بے کار ہیں، جتنا مرضی آپ دوسروں کو برا کہہ دیں، کتنے ہی برے حالات کا سامنا آپ کو کرنا پڑے کچھ نہیں بدلے گا اگر آپ نہیں بدلیں گے۔ (وائن ڈبلیو ڈائر)

کیا آپ کے علم میں ہے کہ دنیا کے تمام غیر معمولی لوگوں میں ایک خوبی پائی جاتی ہے وہ خوبی کوئی شخص ماں کے پیٹ سے نہیں لے کر آتا بلکہ وہ خوبی ہر بچے میں پیدا کی جاسکتی ہے وہ خوبی ہے.........

Scanned by CamScanner

خود پر یقین

شیکسپیئر کا قول ہے: میں نے دنیا کے خوبصورت نظارے دیکھ لئے لیکن اس منظر سے حسین کوئی منظر نہیں کہ میں کسی بچے کو پُر اعتماد دیکھوں۔ زندگی ایک جنگ ہے اور اس جنگ میں جیت اُس کی ہوتی ہے جو خود پر یقین رکھتا ہو، جسے اپنی صلاحیتوں پر یقین ہو اور جسے یہ یقین ہو کہ وہ کچھ کر گزرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

خود اعتمادی جیت کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔ ہمارے ملک میں نوجوانوں کی بڑی تعداد خود اعتمادی کی فقدان کی شکار ہے۔ دنیا کے بہترین ماہر نفسیات اپنی تحقیق سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ بچے میں خود اعتمادی کی کمی کی اصل وجہ بچپن میں والدین کی تربیت کی نااہلی ہوتی ہے۔

جو جیتتے ہیں ان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ جیت جائیں گے۔ آپ کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں اگر آپ کو یقین ہو کہ آپ اُس کے حق دار ہیں۔ خود پر اعتماد کرنا ایک ذہنی رویہ ہے جو آپ کسی بھی بچے میں پیدا کر سکتے ہیں۔ بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے یہ اقدام اٹھائیں۔

1- اپنے کاموں میں اُن سے مدد لیں۔

2- انہیں خود بھی اپنا کام کرنے دیں۔

’جو والدین اپنے بچوں کے لئے سب کچھ کرتے ہیں ان کے بچے ان کے لئے کچھ نہیں کر پاتے۔‘ (حضرت واصف علی واصف)

3- بچوں کو غلطیاں کرنے دیں، بچے غلطیوں سے ہی سیکھتے ہیں۔

4- انہیں اپنے فیصلے خود کو کرنے دیں تا کہ ان کے اندر قوت فیصلہ پیدا ہو سکے۔

5- انہیں منصوبہ بندی کرنے کا عادی کریں۔

Scanned by CamScanner

6- بچوں کی نفسیات کا بغور مطالعہ کریں اور انہیں اُن کی خوبیوں سے آشنا کروانے میں مدد کریں۔

7- انہیں روپے پیسے کے حساب کتاب کرنے کا عادی بنائیں۔

8- بچے کو بازار لے جائیں اور اسے کہیں کہ وہ کوئی چیز خریدے۔

9- بچے کی پولیس مین سے، پوسٹ مین سے اور دوسرے شعبوں کے لوگوں سے بات چیت کروائیں۔

افسوس صرف ان موتیوں کی قسمت پر ہوتا ہے جو زمانے کو اپنی آب و تاب نہیں دکھا سکے۔ کتنا دکھ ہوتا ہے جب پھول اپنی مہک سے کسی کا دماغ معطر کیے بغیر مٹی میں مل جائیں۔ ان سے بھی زیادہ قابل رحم اور افسوسناک حالت ان بچوں کی ہے جو سب کچھ کر سکتے ہیں مگر انہیں اپنی ذات پر اعتماد نہیں ہوتا اس لئے اپنی قابلیت سے نہ تو خود فائدہ حاصل کرتے ہیں اور نہ انسانیت کی خدمت بجالا سکتے ہیں۔

اگر بچے کو اپنی ذہانت اور قابلیت پر یقین نہ ہو تو وہ ایک ایسا سورج ہے جس کی روشنی چراغ جتنی ہے۔

'انسان صحیح معنوں میں زندہ رہنا اس وقت شروع کر دیتا ہے جب وہ اپنے آپ پر اعتماد کرنا شروع کر دیتا ہے۔' (ڈاکٹر نورمن پیل)

مواقع (Oppertunities) روز روز نہیں ملتے، قسمت کی دیوی ہر روز مہربان نہیں ہوتی لیکن کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے بچے کو آگے بڑھنے کا بہترین موقع کب ملتا ہے؟ اور قسمت کی دیوی آپ کے بچے پر کب مہربان ہوتی ہے؟ نہیں معلوم تو چلیں ہم آپ کو بتاتے ہیں..........

Scanned by CamScanner

اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانیں دیں

میرے پاس بے شمار والدین بچوں کی کونسلنگ کے لئے آتے ہیں۔ جب میں اُن سے مسئلہ پوچھتا ہوں تو وہ اپنے بچے کی خامیوں کی ایک طویل لسٹ بیان کرنے لگتے ہیں اور میرا سوال ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے کہ کیا آپ کے بچے میں کوئی خوبی بھی ہے؟ آپ یقین کیجئے گا کہ اکثر والدین اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں یا پھر ایک آدھی خوبی بتا کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

ہر انسان کو عام طور پر اپنی خامیاں نظر نہیں آتیں اور دوسرے میں خوبیاں نظر نہیں آتیں۔ تنقید کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص دوڑنے کی تعلیم دے رہا ہو اور اُس کی اپنی ٹانگیں نہ ہوں۔ ہر کوئی یہ تو بتا دیتا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں بتا پاتا کہ کیا ہونا چاہئے۔

''جو انسان کبھی غلطی نہیں کرتا حقیقت میں وہ کوئی کام نہیں کرسکتا۔''

(ایڈورڈ جے فلپس)

وہ انسان ہی نہیں جو غلطی نہ کرے کیونکہ خالق کائنات نے انسان کو ایک ایسی صفت دی ہوئی ہے جو کسی دوسری مخلوق میں نہیں وہ صفت سیکھنا (Learning) ہے اور انسان سیکھتا ہی تب ہے جب وہ غلطی کرتا ہے۔

آپ بچوں میں غلطیاں تلاش کرنا چھوڑ دیں اور وہ موقع تلاش کریں جب آپ کا بچہ کوئی اچھا کام کرتا ہے۔ جب بھی وہ کوئی اچھا کام کرے تو فوراً اُس کو انعام دیں اور بہترین انعام سچی تعریف ہے۔

Scanned by CamScanner

''بچے کی تقدیر اُن لمحوں میں بن رہی ہوتی ہے جب کوئی اُس کی سچی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔'' (کین بلنچرڈ)

ہر بچہ وہ کام بار بار کرتا ہے جس میں اُس کو لطف محسوس ہو تعریف میں کسے لطف محسوس نہیں ہوتا۔ جب بچہ کوئی اچھا کام کرے اور اُسے فوراً تعریف کا انعام دیا جائے تو وہ اچھے کاموں کو اپنی عادت بنا لیتا ہے اس طرح کچھ اچھی عادات اُس کی شخصیت کو موثر بنانے میں مددگار بن جاتی ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو بچے کو کوئی ذمہ داری Duty دیں جیسے ہی وہ پوری کرے تو اُس کی تعریف کر دیں اس طرح بچے کو اچھے کام کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔

تعریف کرنے کے مواقع:

(i) بچہ آپ کے لئے پانی لے کر آئے۔

(ii) بچہ آپ کے لئے چیزیں اور سامان سمیٹنے میں مدد کرے۔

(iii) بچہ کوئی اچھی بات سنائے۔

(iv) بچہ اپنے بوٹ خود پالش کرے۔

(v) بچہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے۔

(vi) بچہ کہنا مانے۔

(vii) بچہ کوئی آیت یا کلمہ سنائے۔

والدین سوال کرتے ہیں کہ جب بچہ غلطی کرے تو ہم کیا کریں؟

اس کا جواب ہے.........

(i) اپنے چہرے پر ایسے تاثرات لے کر آئیں کہ آپ کو اچھا نہیں لگا۔

(ii) زبان سے منع کریں۔

Scanned by CamScanner

(iii) غصہ دکھائیں لیکن اصل والا غصہ (نفرت کے ساتھ) نہ کریں۔

(iv) بچے کی تذلیل اور تحقیر نہ کریں اس طرح اُس کی ساری شخصیت تباہ ہو جاتی ہے۔

(v) غلطی کے حوالے سے منع کرنے کے بعد اگر وہ دوبارہ غلطی کرے تو بار بار اُسے کچھ نہ کہیں بلکہ نظر انداز کریں توجہ نہ دیں۔ بچہ بار بار غلطیاں اور شرارتیں اس لئے کر رہا ہوتا ہے کہ اُس پر آپ توجہ دے رہے ہوتے ہیں توجہ ہٹا دیں وہ شرارتیں نہیں کرے گا۔

(vi) مار ایک ایسا حل ہے جس سے بچہ یا تو ٹھیک ہو جاتا ہے یا پھر ضدی ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں بچے کو نہ ماریں۔ 'ہاتھوں کا استعمال وہ لوگ زیادہ کرتے ہیں جن کو دماغ استعمال کرنے کی عادت کم ہو'

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو چلانے کے لئے کچھ قانون اور ضابطے بنائے ہیں۔ یہ قوانین ہر ایک پر یکساں لاگو ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصول نہیں بدلیں گے بس ہمیں ان اصولوں کو جان کر ان پر عمل کرنا ہے۔ ان اصولوں میں ایک اہم اصول توقع (Law of Expectations) کا اصول ہے۔

آئیں ہم اس اصول کو سمجھتے ہیں..........

Scanned by CamScanner

توقع کا قانون

دنیا بھر کی تمام عظیم شخصیات کی طرح قائداعظم محمد علی جناح کی عظمت کی کہانی بھی اُن کی والدہ محترمہ کی توقعات (Expectations) کے مرہونِ منت ہے۔ والدہ کی امیدوں اور نیک تمناؤں نے بظاہر کند ذہن، گولیاں اور کرکٹ کھیلنے والے ایک نوعمر بچے کے دماغ میں یہ بات بٹھادی تھی کہ اسے کارزارِ ہستی میں کارہائے نمایاں انجام دینے ہیں، اُسے بڑا آدمی بننا ہے، اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا نام روشن کرنا ہے۔ یہ خیال ذہن میں بٹھانے کے بعد قائداعظم کی والدہ کو یقین تھا کہ ان کا بچہ عام بچوں جیسا نہیں بلکہ یہ بڑا ہو کر ہندوستان کا بے تاج بادشاہ بنے گا۔ قائداعظم نے اپنی والدہ محترمہ کے خواب کو تعبیر بخشی اور مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے تصور کو عملی جامہ پہنا کر کارہائے نمایاں سرانجام دیا۔

خواتین وحضرات! آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ ہماری سوچیں اور امیدیں نہ صرف ہمارے بلکہ ہمارے ساتھ رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کو بہت متاثر کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کی زندگی میں آنے والی کوئی بھی شے اس لئے آتی ہے کہ آپ زندگی میں اس کی جانب کشش کرتے ہیں اور وہ شے بھی آپ کی جانب کشش اس لئے کرتی ہے کہ اس کی خیالی تصویر آپ کے ذہن میں ہوتی ہے۔ بس جو کچھ آپ دوسروں کے متعلق سوچ رہے ہوتے ہیں بالخصوص اپنے بچوں کے متعلق وہ ان کی جانب کھچا چلا آتا ہے۔

حدیث شریف ہے: کہ نیک گمان رکھنا عبادت حسنہ میں سے ہے۔

اچھا سوچنے کو عبادت کا درجہ حاصل ہے...... کیوں؟ اس لئے کہ اچھا گمان، اچھی سوچ اور اچھی امید دوسروں کو اچھا کر دیتی ہے۔ دنیا کے تمام بڑے انسانوں کو اپنے متعلق یا دوسروں کو ان کے متعلق بہت اچھا گمان ہوتا ہے کہ یہ بہت بڑا کام کریں گے۔ یہ گمان کل کو

Scanned by CamScanner

یقین کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور یقین پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔

قائداعظم کی والدہ محترمہ کی طرح آپ بھی اپنے بچے سے اچھی توقعات وابستہ کریں۔ ان توقعات کا جذباتی انداز میں اسی سے بار بار تذکرہ کریں پھر دیکھیں آپ کا بچہ کتنا غیر معمولی بنتا ہے۔ خاندان کے تمام افراد میں بچے کا تاثر اور امیج بہت اچھا رکھیں کیونکہ ہر شخص آئینے کی مانند ہوتا ہے جب بچہ سب کو ملتا ہے اور اسے اپنے لئے ایک مثبت امیج ملتا ہے تو وہ اُس تصویر کو اپنے لاشعور میں بٹھالیتا ہے۔ اس کی توجہ اپنے شاندار مستقبل اور خوبصورت امیج پر چلی جاتی ہے اور جس چیز پر بار بار توجہ مرکوز ہوا سے وہ حاصل کرلیتا ہے۔

اکثر مائیں مجھے آکر کہتی ہیں کہ ہم تو بچے کے لئے خواب دیکھتے ہیں کہ وہ فیل نہ ہو، وہ بدتمیز نہ ہو اور وہ شرارتیں نہ کرے اور میرا جواب صرف یہ ہوتا ہے کہ میری بہن اس طرح تو آپ نے ذہن میں فیل نہ ہونے کا، بدتمیز نہ ہونے کا، اور شرارتی نہ ہونے کا خواب بٹھایا اور ذہن (لاشعور) نے وہی کر کے دکھانا ہے جو خواب آپ نے دیکھا۔ آپ کو خواب صرف وہ دیکھنے چاہئیں جو آپ چاہتے ہیں لہذا آج سے صرف ان چیزوں کے بارے میں سوچنے اور بات کیجئے جو آپ چاہتے ہیں۔

"منفی حالات اور مستقل منفی سوچیں آپ کی زندگی میں منفی اثرات
لے کر آتی ہیں۔ اسی وقت فیصلہ کیجئے کہ آپ صرف مثبت خیالات کو
ہی ذہن میں جگہ دیں گے۔" (مائیکل برنارڈ بیک وِد)

دنیا میں ایک ایسی طاقت موجود ہے جو انسان کو مشکل ترین کاموں کے لئے تیار کرلیتی ہے اگر یہ طاقت نہ ہوتی تو دنیا میں کوئی بھی قربانی اور بے لوث ہونے کا جذبہ نہ رکھتا۔ آسمان والے کی بڑی طاقتوں میں اس طاقت کا شمار صفِ اول میں ہے اور وہ طاقت ہے............

Scanned by CamScanner

محبت

درختوں اور پودوں کو نشو ونما پانے کے لئے دھوپ اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بچوں کو بھی ذہنی نشو ونما کے لئے محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ بچے جلدی سمجھ دار ہو جاتے ہیں جن کو والدین کی محبت اور توجہ ملتی ہے۔ زیادہ تر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ کھلانا، پلانا، کھلونے اور اچھے کپڑوں کا مہیا کرنا ہی ہماری محبت کا اظہار ہے حالانکہ محبت کرنے کا مطلب گھر میں خلوص اور پیار والا ماحول مہیا کرنا ہے۔ محبت اور توجہ دینے سے بچے کی شخصیت میں خلا پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک بچے کو اپنے چاہئے جانے کا احساس نہ ہو، اس میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے غذا اور کپڑوں سے زیادہ محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کو جذباتی تحفظ اور ملکیت کے احساس کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دونوں احساس اُن کی پختگی (Maturity) کے لئے بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔

''محبت اتنی طاقت ور ہے کہ یہ لمحوں میں وحشی کو انسان بنا دیتی ہے،
یہ ہر شے کو فتح کر لیتی ہے آؤ ہم بھی اس کے آگے ہار مان لیں۔''
(شیکسپیئر)

اگر کوئی بچے سے محبت نہ کرے، کوئی اس کی تعریف نہ کرے تو وہ ذہنی نشو ونما کی طرف اگلا قدم نہیں اٹھا سکتا، وہ اپنے فیصلے خود نہیں کر سکتا، مستقبل کے لئے کوئی منصوبہ نہیں بنا سکتا اور نہ ہی چھوٹی سے چھوٹی ذمہ داری قبول کر سکتا ہے۔ جو بچہ محبت سے محروم ہوتا ہے، وہ اکثر ڈر پوک، شرمیلا اور تذبذب کا شکار ہوتا ہے یا محبت کی محرومی کو چھپانے کے لئے بہادری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ محبت بھرے گھر میں بچہ مل جل کر کام کرنے کا پہلا سبق سیکھتا ہے۔ دوسروں کی مدد کرتا ہے اور دوسروں سے مدد لیتا ہے۔

ماہرین کی ریسرچ اور میری رائے میں بچے کی شخصیت پر ماں باپ کے آپس

Scanned by CamScanner

کے تعلقات کا گہرا اثر پڑتا ہے۔اگر بچے نے گھر میں دیکھا ہے کہ امی ابو سچی اور بے لوث محبت کرتے ہیں تو اس کی شخصیت میں محبت ایک اہم قدر کے طور پر جگہ بنالے گی۔ وہ ساری زندگی دکھ اور درد کو اپنی ذات پر غالب نہیں آنے دے گا۔ وہ محبت بانٹے گا اور محبت وصول کرے گا۔ ماہرین کے مطابق ہر چھ سو میں سے ایک بچہ قدرتی طور پر پر ابطائے ذہنی (Mental Retaration) کا شکار ہوتا ہے لیکن والدین کے آپس کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے ہر دس میں سے ایک بچہ ذہنی معذوری یا نفسیاتی بیماری کا شکار بن جاتا ہے۔

بچوں میں مجرم ذہنیت (Criminal Mentality) بننے کی بہت بڑی وجہ ان کے والدین کی آپس میں ناچاکی ہے۔ ماہرین نفسیات تو یہاں تک کہتے ہیں کہ بچے کی ذہنی نشوونما کے لئے دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، ماموں اور خاندان کے دوسروں افراد کی بے لوث محبت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ خاوند جو اپنی بیویوں پر تشدد کرتے ہیں انہوں نے بچپن میں اپنے والد کو تشدد کرتے دیکھا ہوتا ہے اس لئے اُن کی شخصیت میں یہ خلا آنے والے وقتوں میں نفسیاتی بیماری بن کر ظاہر ہوتا ہے۔

''میاں بیوی اپنے بچوں پر کوئی بہترین احسان کر سکتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں۔'' (پروفیسر ارشد جاوید)

خواتین وحضرات! انسانی شخصیت کو تباہ و برباد کرنے والی اور کامیابی کی راہ میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ کا نام ہے..........

Scanned by CamScanner

خوف

دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی خوف میں ضرور مبتلا ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ حقیقی خوف کی بجائے فرضی خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ہمارے 99 فیصد خدشات بے معنی ہوتے ہیں۔ اور 2 فیصد خدشات حقیقی ہوتے ہیں لیکن وہ نقصان دہ نہیں ہوتے۔ انسان دنیا میں آتا ہے تو اُس کو فطرت کی طرف سے صرف دو خوف ملے ہوتے ہیں:

(i) بلند آواز کا خوف اور

(ii) بلندی سے گرنے کا خوف

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ ہزاروں بے مقصد خوف پال لیتا ہے۔ خوف زدہ بچے کی تمام صلاحیتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ اس کے ذہن کی ساری توانائی خوف پر صرف ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کی سوچ مثبت اور پُر امید نہیں ہوتی۔

عام طور پر بچوں میں خوف پیدا ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں بچپن میں جنوں بھوتوں سے ڈرایا جاتا ہے اور پھر وہ ڈر ساری زندگی اس کی شخصیت کا حصہ بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ اصول کبھی مت بھولیں کہ بچے کے اندر غیر ضروری خوف اس کی نفسیات کو تباہ کر دیتا ہے۔

''عاقل وہ ہے جو لوگوں کے خوف کے بغیر محض خوفِ خدا سے گناہ سے شرم رکھے اور عبادتِ خدا کو خواہشِ دل کے ساتھ کرے۔''

(بو علی سینا)

ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین سہارا ہے۔ بچے کو یہ بات سمجھانے کے لئے عملی مثال پیش کیجئے۔ اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا

Scanned by CamScanner

کریں اس طرح سارے خوف ختم ہو جائیں گے۔ اُسے رحمت خداوندی کا درس دیجئے۔

بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ڈرنے والے بچوں کے ساتھ کوئی خرابی ہے یا وہ خود بچوں کی تربیت اچھی طرح نہیں کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف قسم کے خوف بچوں کی عمر کے مختلف حصوں میں مخصوص ہوتے ہیں۔ اگر بچہ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ مختلف مرحلوں کے خوف سے گزرتا چلا جائے تو اس پر پریشان ہونے کی بجائے اطمینان کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ یہ فطری مراحل ہیں۔ ہمارے ہاں اکثر والدین کا ردعمل عجیب وغریب ہوتا ہے لہذا جب بچہ ڈراؤنے خواب دیکھنے لگے تو وہ اس کو جنوں و بھوتوں اور چڑیلوں کی کارستانی سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ بھی خیال آتا ہے کہ کسی نے بچے پر جادو کر دیا ہے، یا کوئی تعویذ کر دیا ہے۔ یہ سب ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ اس طرح بچے کے دل میں بھی اللہ کے قادر ہونے کا یقین نہیں بیٹھتا اور وہ ساری زندگی لاتعداد بے معنی خوف لئے پھرتا ہے۔

مشہور ماہر نفسیات پال ہاک کے مطابق خوف کو نمٹنے کے حوالے سے ان باتوں کو ضرور مدنظر رکھیں۔

1- بچے کو کبھی بھی تمسخر کا نشانہ نہ بنائیں اور اس کو ''بزدل اور ڈرپوک مت کہیں اس طرح بچے Self Concept خراب ہوتا ہے اور وہ ساری زندگی ڈر ڈر کر گزارے گا۔

2- بچے کو خوف چھپانے پر مجبور نہ کریں۔ اگر آپ خوف زدہ بچے کا مذاق اڑائیں گے تو وہ خوف کو چھپائے گا اور خوف کا چھپانا دراصل خوف سے نمٹنے کا ایک غیر معقول طریقہ ہے۔

3- بچے کو یکے بعد دیگرے ان کاموں میں مت ڈالئے جن سے وہ خوف زدہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے پر دباؤ بڑھے گا اور خوف برقرار رہیں گے۔ بچے کو بہادر بنانے کے عمل میں جلدی نہ کیجئے کیونکہ کوئی بھی چیز سیکھتے سیکھتے آتی ہے۔

Scanned by CamScanner

4- یاد رکھیں بچوں کو مدد کی سب سے زیادہ ضرورت تب ہوتی ہے جب وہ خوف زدہ ہوں یا ناکام ہو جائیں۔ خوف سے نمٹنے کے لئے کبھی بھی بچے کو اکیلا نہ چھوڑیں اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

5- بچوں کو ایسے لوگوں کی کامیابیوں کی کہانی سنائیں جنہوں نے اپنے خوف اور ناکامیوں پر قابو پا کر بڑا نام بنایا۔ اس طرح بچوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ناکامی کوئی قیامت نہیں ڈھا دیتی۔

6- جو چیز سیکھی جا سکتی ہے وہ بھلائی بھی جا سکتی ہے۔ خوف زدہ ہونا بچے نے سیکھا ہوتا ہے اس لئے اسے اگر حقیقت بتائی جائے، مضبوط دلیلیں دی جائیں تو اُس کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔

7- بچہ جن کاموں سے ڈرتا ہے، ان سے بچنے کی بجائے اسے ان کا سامنا کرنے دیں خوف خود بخود ختم ہو جائے گا۔

بچے ہمارا کہنا نہیں مانتے، ہم جو کہتے ہیں جو سمجھاتے ہیں وہ نہیں سمجھتے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وجہ ہے............

Scanned by CamScanner

آپ کا بچہ منفرد ہے

''پختہ آدمی جانتا ہے کہ تمام انسان میری طرح منفرد و یکتا ہوتے ہیں، اس لئے وہ ان لوگوں کی عزت کرنا چاہتا ہے جو اُس سے قابلیت میں، خوبیوں میں، نظریات میں، عادات میں، رنگ اور مذہب میں مختلف ہوتے ہیں۔'' (ایلس وٹزمن)

میں جب بھی کسی تین سال کے بچے کو سکول میں روتے ہوئے داخل ہوتا دیکھتا ہوں تو مجھے البرٹ آئن سٹائن یاد آجاتا ہے۔ البرٹ بھی سکول جانے کو زیادہ پسند نہیں کرتا تھا۔ اُس کے خیال میں سکول ایک فوجی قسم کی جگہ تھی۔ اُس کے خیال میں سکول میں آزادی کے ساتھ نہیں رہا جا سکتا تھا۔ البرٹ کے نزدیک آزادی خصوصاً سوچ کی آزادی بہت اہم تھی۔ وہ باتیں اس وقت تک نہیں مانتا تھا جب تک اسے سمجھ میں نہ آجائیں۔ اکثر ایسی حرکتوں پر ٹیچرز کو البرٹ پر غصہ آجاتا۔ وہ دن میں خواب دیکھتا یا خود سے کھیلتا رہتا۔ آخر کار تمام ٹیچرز نے اُس کو بے وقوف اور نالائق قرار دیا لیکن آنے والے وقتوں میں البرٹ آئن سٹائن نے دنیا کی تاریخ کو بدل کر رکھ دیا۔

اُس نے اپنی زندگی میں 1093 ایجادات کیں اور یہ کسی ایک شخص کے نام سے منسوب ایجادات کا ایک ریکارڈ ہے۔ ساری زندگی میں وہ صرف تین ماہ سکول گیا تھا۔ باقاعدہ تعلیم نہ ہونے کے باوجود اس نے جدید سائنس میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اُس کے نام سے زمانہ واقف ہے۔ جی ہاں تھامس ایڈیسن کیا آپ جانتے ہیں کہ ایڈیسن کی ایجادات نے جہاں دنیا بھر کے انسانوں کو بہترین تحفے دیے وہاں ایڈیسن نے اپنے ملک امریکہ کو سپر پاور بنانے کی بنیاد فراہم کی۔ اس کو شروع سے ہی ہر بات کا ''کیا'' اور ''کیوں'' جاننے کا شوق تھا۔ ایک دن تو ایڈیسن مرغیوں کے ڈربے میں گھس گیا۔ یہاں اس نے مرغی

Scanned by CamScanner

کے انڈے لئے اوران پر بیٹھ گیا۔ جلد ہی گھر والوں کو پتہ چل گیا کہ موصوف انڈے سینے بیٹھے ہیں۔ جب انہوں نے اُس کو اٹھایا تو نیچے پڑے سارے انڈے ٹوٹ کر اس کی ٹانگوں سے چپک چکے تھے۔

''مجھے معلوم نہیں کہ دنیا میرے کام کو کیسے لیتی ہے۔ میرے اپنے خیال کے مطابق میری مثال اس لڑکے جیسی ہے جو سمندر کے کنارے کھیل ہی کھیل میں سیپیوں کے انبار میں کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔ یہ لڑکا جانتا ہے کہ ابھی اس کے آگے سچ کا وسیع سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ جس کی تہہ میں اسے جانا ہے۔'' (آئزک نیوٹن)

جب وہ پیدا ہوا تو وہ اتنا چھوٹا اور کمزور تھا کہ اسے ایک مگ میں رکھا جا سکتا تھا۔ اس بچے کے ایک دن بھی زندہ رہنے کی امید نہ تھی لیکن کس کو معلوم تھا کہ صدیوں تک زندہ انسانوں میں اس بچے کا نام زندہ رہے گا۔ اس کا نام آئزک نیوٹن تھا اس کو سکول کی کتابوں میں دلچسپی نہ تھی وہ اکثر کلاس میں سب سے آخری پوزیشن پر آتا۔ لیکن 1978ء میں جب مائیکل ہارٹ نے دنیا کی موثر ترین شخصیات کی تحقیق کے بعد اس کی فہرست بنائی تو نیوٹن کا نام دوسرے نمبر پر تھا۔

یہ سب کہانیاں آپ کو یاد دلائیں گی کہ کیسے ایک معمولی، ڈرپوک، ضدی، ہٹ دھرم، بدتمیز اور لڑاکا قسم کے انسان محنت، جستجو اور لگن کے ذریعے عظیم سائنس دان بنے۔ یہ صلاحیتیں آپ کے بچے میں بھی اتنی ہی ہیں جس قدر آئن سٹائن، ایڈیسن، ولیم ہاروے، جوزف لسٹر، لوئیس پاسچر، نیوٹن، رائٹ برادران میں تھیں۔ فرق صرف ایک بات کا ہے کہ ان کی ماؤں کو یقین تھا کہ ان کی گود میں ایک ایسا فرد پرورش پا رہا ہے جس کو آنے والے زمانے کا مقابلہ کرنا ہے۔ آپ کا بچہ بہت منفرد اور یکتا (Unique) ہے اس بات کا یقین کر لیجئے اور اگر یقین نہ آئے تو پوری دنیا میں صرف ایک اپنے بچے جیسا بچہ تلاش کر کے دکھا دیں۔

ایک بات کو پلے باندھ لیں کہ..........

Scanned by CamScanner

اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

ایک ذہین بچہ ابتدا سے ہی اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیتا ہے لیکن بیشتر والدین اس کو سمجھ نہیں پاتے۔ ذہانت کے مفہوم کو عام الفاظ میں اگر بیان کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ''جلد سیکھنے کی صلاحیت''۔ ذہین بچے ہمیشہ اپنی عمر سے آگے چلتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ کلاس ٹیچر آسانی سے لگا سکتا ہے پوری کلاس میں کچھ ایسے بچے ہوتے ہیں جو پہلی مرتبہ میں ہی ان کی بات سمجھ جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ سمجھ جایئے کہ ان کے بچے میں کوئی بہت بڑا دانش ور، کوئی ڈاکٹر، بیرسٹر یا سائنس دان پوشیدہ ہے لیکن والدین ہمیشہ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ بچے کی کارکردگی میں ہمارے حالات و وسائل کا کتنا کردار ہے؟

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ذہین بچے مالدار گھرانوں میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ تاریخ اٹھا کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ بہت سے عظیم دانش ور جنہوں نے مختلف علوم میں تاریخ کا رخ موڑ دیا وہ غریب گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ذہانت پر کسی مخصوص طبقہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ یہ خدا کی نعمت ہے اور کسی کو بھی مل سکتی ہے۔ حالات اور وسائل کا بچے کی شخصیت پر اثر تب پڑتا ہے جب والدین اور اساتذہ اپنا کردار ادا نہ کریں کیونکہ محرومی تب زیادہ محسوس ہوتی ہے جب کسی مخلص ساتھی کی رفاقت نہ ہو۔ یاد رکھیں آپ بچے کو سب کچھ مہیا نہیں کر سکتے اور یہ ضروری بھی نہیں۔

ماہرین کی ریسرچ بتاتی ہے کہ کمی اور محرومی کا احساس ہی انسان کو آگے بڑھنے کا جذبہ فراہم کرتا ہے۔ جس انسان نے بھوک نہیں دیکھی وہ کسی بھوکے کے درد کو محسوس نہیں کر سکتا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ غریب گھرانوں کے بچوں میں محنت کرنے کا جذبہ زیادہ پایا

Scanned by CamScanner

جاتا ہے کیونکہ ایک غریب اور محروم بچے کے پاس محنت کرنے اور کچھ کرگزرنے کی بہت سی وجوہات موجود ہوتی ہیں۔اس لئے کبھی حالات کا رونا نہ روئیں اور بچے کی شخصیت کو حالات کے تابع نہ ہونے دیں اس طرح حالات اس کو بگاڑ دیں گے۔

''حالات کمزور لوگوں کو پیدا کرتے ہیں جب کہ طاقت ور لوگ خود اپنی مرضی کے حالات پیدا کرتے ہیں۔ وہ حالات کی پیداوار نہیں ہوتے، کیونکہ انہوں نے حالات بدلنے کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔''

(انتھونی رابنز)

سمجھ داری کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ ایک بچہ درست وقت پر درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھے۔ ہمارے ہاں بچوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ زندگی ان کی اپنی ہوتی ہے اور ان کی زندگی کے سارے فیصلے دوسرے لوگ کر رہے ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے بچہ بڑا ہو کر ایک غیر پختہ شخصیت کا مالک بن جاتا ہے۔اس میں فیصلہ کرنے اور حالات بدلنے کی قوت موجود نہیں رہتی۔

''جس نے جوانی میں اپنے مستقبل کا خیال رکھا، اسے بڑھاپے میں حسرتوں کا شمار کم ہی کرنا پڑتا ہے۔''(واصف علی واصفؒ)

آپ کے بچے کی شخصیت پر حالات و ماحول کا اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا آپ کی عادات کا بچے پر اثر پڑتا ہے اور ان عادات میں ایک ایسی عادت ہے جو آپ کے بچے کی شخصیت کو تباہ کر دیتی ہے اور وہ عادت ہے............

Scanned by CamScanner

پریشان رہنے کی عادت

ہر طرف مسائل کے انبار لگے ہوئے ہیں، چہروں کی رونقیں مدہم پڑ چکی ہیں اور زندگی گزارنا بہت مشکل کام بن گیا ہے۔ دفتر، دوکان، کاروبار وملکی حالات، اخراجات اور ذمہ داریاں سب پریشانی کا سبب بنی پڑی ہیں۔ کوئی خوش نہیں اور نہ ہی کوئی راضی۔ ہم دفتر کی پریشانی کو اٹھا کر گھر لے آتے ہیں اور گھر کی پریشانی کی گٹھڑی دفتر میں جا کھولتے ہیں۔ ہر کوئی اپنی پریشانیوں کا دوسروں کو ذمہ دار سمجھتا ہے۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ بہت سی پریشانیوں کا سوائے ہنس کے ٹالنے کے کوئی علاج نہیں ہوتا۔ ہم خود کو ان معاملات میں بھی جواب دہ سمجھتے ہیں جن کا ہم سے پوچھا نہیں جانا۔ ہم اپنے حالات کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

''پریشانی حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔'' (واصف علی واصفؒ)

ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں اور پریشان رہنے سے ہمارا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے۔ والدین کی عمومی رائے یہ ہوتی ہے کہ ہماری پریشانی صرف ہمیں ہی اثر انداز کرتی ہے لیکن حقیقت بالکل مختلف ہے۔ جب ہم پریشان ہوتے ہیں تو اس کا غیر ارادی اثر ہمارے ملنے والوں بالخصوص گھر والوں پر بہت پڑتا ہے۔ بچے نازک کلیوں کی مانند ہوتے ہیں۔ آپ کے پریشان چہرے کو دیکھ کر یہ کلیاں مرجھا جاتی ہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ جس پریشانی کو آپ اہمیت کی غذا دیتے ہیں اس پریشانی سے آپ کا چھٹکارا ممکن نہیں ہوتا۔ آپ اپنی زندگی کی تمام ذمہ داریوں کو قبول کرتے ہوئے اپنے کاروبار اور کام سے محبت کریں پریشانیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

گھر میں ایک بہتر سوچ والا شخص پورے گھر کے ماحول کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ماحول کا انسان کی زندگی میں بڑا دخل ہے۔ ایک ناسازگار ماحول بعض اوقات اعلیٰ سے اعلیٰ دماغی

Scanned by CamScanner

صفات کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور اگر کوئی معقول محبت یا ماحول میسر آجائے تو بچے ترقی کی معراج تک پہنچ جاتے ہیں۔ بچوں کے کردار کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ گھر کے ماحول کی اصلاح ہو۔ خوشیاں بازار سے نہیں ملتی۔ انہیں گھر میں خود پیدا کرنا پڑتا ہے۔ مسکراتے چہرے زندہ دلی کی علامت ہیں۔ پریشانیاں وہیں جاتی ہیں جہاں ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ ہر پریشان انسان کو خود پر ترس کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے اور یاد رکھیں کہ صرف کمزور انسان ہی ہمدردی کا متلاشی ہوتا ہے۔

دفتر اور دکان کی پریشانیوں کو وہیں چھوڑ کر آئیں کیونکہ مرتے وقت کسی انسان کو کاروبار یاد نہیں آتا بلکہ اُس کی اُس وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ ''کاش میں نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارا ہوتا۔'' گھر آئیں تو مسکراہٹ کی سوغات لے کر آئیں۔ والدین مجھے کہتے ہیں کہ کس وجہ سے مسکرائیں میرا جواب صرف یہی ہوتا ہے کہ میرے پاس مسکرانے کی صرف ایک وجہ ہے کہ مسکراتے رہنا میرے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

آپ کی قیمتی رائے اس کتابچے کا نیا ایڈیشن نکھارنے سنوارنے میں بہت معاونت کرے گی۔

قاسم علی شاہ

520-A گلشن راوی، لاہور

0333-4317811

Scanned by CamScanner

سُنیے، آپ کا بچہ آپ سے کچھ کہہ رہا ہے

1- جب میں کوئی اچھا کام کروں، حوصلہ افزائی کریں، مجھے کوئی انعام دیں۔

2- مجھ سے جو وعدہ کریں اسے پوراں ضرور کریں۔

3- مجھے میرے دوستوں میں معزز بنائیں۔ کوئی چیز زیادہ مقدار میں لائیں جو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں، یا استعمال کروں۔

4- جب مجھ سے غلطی ہو تو پلیز، مجھ پر چیخیں چلائیں نہیں۔ نرمی سے مجھے میری غلطی بتا دیں۔

5- چھٹی کے دن مجھے بہن بھائیوں کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے ساتھ لے جائیں۔

6- سزا دیتے وقت یہ بتانا نہ بھولیں کہ سزا کیوں دی جا رہی ہے۔

7- مجھے نکما، گدھا، بے وقوف کہہ کر نہ پکاریں۔

8- مجھ سے چیزیں چھپا چھپا کر نہ رکھیں۔ اس طرح میں چوری کی طرف آ سکتا ہوں۔

9- مجھے اچھی کہانیاں سنانے کے لئے ضرور وقت نکالیں۔

10- اپنے دوستوں سے ملنے جایں تو ممکن ہو تو مجھے بھی ساتھ لے لیں۔

11- اچھے اچھے معلوماتی کیسٹ اور سی ڈی اور ویڈیو فلم اور کتابیں لا کر دیں۔

12- میرے سوالات کا کیسے ہی کیوں نہ ہو، نرمی سے جواب دیں، غصہ نہ ہوں۔

13- مجھے سب کے سامنے برا بھلا نہ کہیں، تنہائی میں سمجھائیں۔

14- آپ دونوں میرے سامنے آپس میں نہ جھگڑیں۔

15- مجھے دوسروں سے مقابلہ کر کے نہ بتائیں کہ فلاں ایسا ہے اور فلاں ایسا ہے۔

Scanned by CamScanner

16- مجھ پر تنقید ذرا آہستہ مگر تعریف بلند آواز میں کریں۔

17- میرے ماتھے پر آپ کا بوسہ مجھے فخر سے بھر دیتا ہے۔

18- آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ آپ بھی کبھی بچے تھے۔

Scanned by CamScanner

قاسم علی شاہ

قاسم علی شاہ پچھلے 17 سالوں سے شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔آپ نے پاکستان کے ممتاز ٹرینرز اور سکالرز سے تعلیم حاصل کی ہے۔آپ ایم پی ڈی ڈی میں CSP آفیسرز DSD میں ہزاروں گورنمنٹ سکول ٹیچرز اور ہیڈ ماسٹرز کو ٹریننگ دے چکے ہیں۔آپ انجینئرنگ یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ، کامسیٹ یونیورسٹی لاہور، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور اور سپیرئیر یونیورسٹی لاہور میں اعزازی لیکچرز دے چکے ہیں۔لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ریڈیو FM98.6 پر آپ کا پروگرام ''منزل کا مسافر'' بے شمار لوگوں کو رہنمائی فراہم کر رہا ہے مختلف HR فارمز، مارکیٹنگ فارمز اور ادبی مجالس کے ممبر ہیں۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی لاہور کیمپس کی ٹاپ فیکلٹی میں شمار کیے جاتے ہیں Samaa TV آپ کی Success Story پر ڈاکومنٹری نشر کر چکا ہے۔ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی کی فیکلٹی کو ٹریننگ دے چکے ہیں۔کئی ایسوسی ایشنز کی مشاورتی کونسل میں شامل ہیں۔ مختلف شعبہ زندگی کے لوگ آپ سے مشاورت کیلئے رجوع کرتے ہیں۔معروف سیلز اور انشورنس کمپنیاں اپنے ملازمین کی ٹریننگ آپ سے کرواتی ہیں۔مختلف NGS'S کے ساتھ مل کر اصلاح معاشرہ کے کام کر رہے ہیں۔ بچوں کی تربیت پر آپ کا لکھا ہوا کتابچہ ''آپ کا بچہ کامیاب ہوسکتا ہے'' ہزاروں والدین کو رہنمائی فراہم کر چکا ہے۔اسی موضوع پر کئی TV چینلز آپ کی گفتگو نشر کر چکے ہیں۔ Dailymotion.com, Tune.pk, Vimeo.com اور Youtube.com پر آپ کے بے شمار لیکچرز موجود ہیں جن سے لاکھوں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔آپ کے مضامین روزنامہ الجرید، طاقت، جنگ، ایکسپریس، ماہنامہ حکایت اور جنون میں شائع ہوتے رہے ہیں۔اب یہ مضامین کتابی شکل ''کامیابی کا پیغام'' میں موجود ہیں۔آپ کو پنجاب جوڈیشنل اکیڈمی میں ہائی کورٹ کے ملازمین کو ٹریننگ دینے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ایک عرصہ سے بچوں کی اخلاقی تربیت کے موضوع پر سیمینار منعقد کروا رہے ہیں تاکہ یہ ننھے چراغ آنے والے وقتوں میں روشنی پھیلائیں

Scanned by CamScanner